بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

الفضل قادیان

خطبہ جمعہ (۷)

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۹ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش | ۱۱ ماہ ربیع الاول ۱۳۶۱ ھ | ۲۹ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء | نمبر ۷۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۲ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل سے کھانسی نزلہ اور سنجار کی تکلیف ہے۔ آج حضور کی طبیعت زیادہ خراب رہی۔ خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا جس میں اطاعتِ نظام کی طرف توجہ دلائی ٭ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو متلی اور بدہضمی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ٭ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سیرت النبیؐ کے جلسوں میں تقاریر کرنے اور دیگر تبلیغی امور سر انجام دینے کے لئے مولوی ظہور حسین صاحب سرگودہ۔ مولوی محمد احمد صاحب ویروال۔ مولوی چراغ الدین صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی پشاور۔ مولوی محمد اعظم صاحب بھنڈہ۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر امرتسر۔ سیّد اعجاز احمد صاحب آنبہ۔ مولوی محمد یار صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری حیدر آباد دکن کے دورہ سے واپس آنے کے بعد علی الترتیب لکھنؤ اور بھیرہ بھیجے گئے ٭ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت کل رنگ چھانہ سے بھینی کو جانے والی

خطبہ جمعہ

موجودہ نازک حالات کے متعلق نہایت اہم ہدایات

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۰ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں متواتر کئی مہینوں بلکہ سالوں سے جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ

یہ دن نہایت ہی نازک ہیں

ان کو اپنے عمل میں اصلاح کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت اپنے دلوں میں پیدا کرنی چاہیئے۔ اور ایک جماعت ہو کر جیسا کہ جماعت ہونے کے فرائض ہیں۔ اپنی زندگی بسر کرنی چاہیئے مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت کے ایک حصہ نے میری اس نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ جس کا خمیازہ ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ اور اگر اب بھی اصلاح نہ ہوئی۔ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اور کس حد تک خمیازہ بھگتنا پڑے ٭

میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ

جنگ کے ایام میں

بعض لوگ وقتی یا ذاتی مخالفتوں کی وجہ سے جنگ کی بری خبروں پر خوشی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ اور یہ امر کئی لحاظ سے نہ صرف دوسروں کے لئے بلکہ خود ان کے لئے بھی مضر ہوتا ہے۔ میں کئی خطبے اس پر پڑھ چکا ہوں۔ اور بہت دفعہ جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ اگر ہماری جماعت کا یہ فیصلہ ہو کہ ہم کسی رنگ میں بھی جماعتی طور پر حکومت کے کاموں میں دخل نہیں دیں گے۔ اور اس سے کسی قسم کا تعاون نہیں کریں گے۔ تب تو اس قسم کے خیالات ایک حد تک جائز سمجھے جا سکتے ہیں۔ لیکن ایک طرف جماعت اپنی طاقت اور قوت سے بھی بڑھ کر

فوجی کاموں میں حصہ

لے رہی ہو۔ فوجی رنگروٹ دے رہی ہو اور اس کے جگر گوشے اور بھائی لڑائی میں شامل ہوں۔ اور دوسری طرف ایک حصہ اُن لوگوں کی طرح جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہوتا۔ اور جو خدا تعالیٰ کے غضب کے وقت میں بھی ڈرنا نہیں جانتے۔ ایسی خبروں پر جن میں گورنمنٹ کی کسی شکست کا ذکر ہو۔ بے پروائی ظاہر کرے۔ یا دل میں خوشی محسوس کرے۔ تو اس کے سوا اس کے اور کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ اپنے بھائیوں کی

تباہی اور بربادی پر خوشی

ظاہر کی جاتی ہے۔ ابھی میرے سفر کے دوران میں ملایا اور رنگون اور سماٹرا اور جاوا کی لڑائیوں نے نہایت تکلیف دہ شکل اختیار کر لی ہے۔ میں ایسے لوگوں سے خواہ وہ کتنے ہی تھوڑے ہوں۔ پوچھتا ہوں۔ کہ کیا اب وہ اُن سینکڑوں احمدیوں اور درجن کے قریب مبلغوں کی قید پر خوش ہیں۔ جو ان علاقوں میں رہتے تھے۔ ملایا کی فوجوں میں بڑے اور چھوٹے افسر اور سپاہی وغیرہ ملا کر سینکڑوں احمدی تھے اور اب وہ سارے ہی قید ہیں۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ یا مر گئے ہیں۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ انہیں تکلیفیں دی جا رہی ہیں۔ یا نہیں دی جا رہیں۔ اور اگر نہیں دی جا رہیں۔ تو بھی قید بہرحال قید ہے۔ ہمارا ایک مبلغ سنگاپور میں تھا۔ اور ہمارے آٹھ۔ نو۔ مبلغ سماٹرا اور جاوا میں تھے ان سب کے متعلق اب جب تک

جنگ کا خاتمہ

نہ ہو جائے۔ ہمیں کچھ علم نہیں ہو سکتا۔ کہ اُن کا کیا حال ہے۔ حالانکہ وہ اُن ممالک میں ہمارا فرض ادا کر رہے تھے۔ جب کوئی شخص اپنے وطن اور اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ تو درحقیقت وہ

ہمارا فرض

ادا کرنے کے لئے جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ویسی ہی میرے اور تمہارے ذمہ ہے۔ جیسے اس کے ذمے مگر اُس نے ہمارے بوجھ کو آپ اٹھا لیا اور ہمارے کام کو پورا کرنے کے لئے اس نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا۔ اور اپنے بیوی۔ بچوں کو چھوڑ کر غیر ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے چلا گیا۔ یا اگر اُس ملک کا ہی باشندہ تھا۔ تب بھی اس نے مبلغ ہو کر ہزاروں لاکھوں کی دشمنیاں مول لے لیں۔ اگر وہ جماعت کا ایک عام فرد ہوتا۔ تو اس کی زیادہ دشمنی نہ ہوتی۔ مگر چونکہ وہ مبلغ بن گیا۔ اس لئے مبلغ ہونے کی وجہ سے سب لوگوں نے اُس کو اپنی مخالفت کا مرکز بنا لیا۔ پس جو مبلغ وہاں کے رہنے والے ہیں۔ وہ بھی ہمارا ہی فرض ادا کرتے ہیں۔ جیسے

سماٹرا اور جاوا میں ہمارے کئی مبلغ

ایسے ہیں۔ جو وہاں کے ہی رہنے والے ہیں وہ پہلے یہاں پڑھنے کے لئے آئے۔ اور جب تعلیم حاصل کر کے اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ تو بعض کو ہم نے مبلغ مقرر کر دیا۔ اور بعض کو وہاں کی جماعتوں نے مبلغ مقرر کر دیا۔ ان لوگوں نے جماعت کی خاطر۔ اور ہم میں سے ہر ایک کی خاطر اپنے آپ کو آگ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ تاکہ خدا کے سامنے ہم بری ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے کہے کہ اس جماعت نے تبلیغ کے کام کو جاری رکھا تھا۔

اگر وہ لوگ اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے پیش نہ کرتے۔ اگر وہ لوگ اپنا وطن چھوڑ کر غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے نہ جاتے۔ اگر وہ لوگ اپنی بیوی اور اپنے بچوں کی قربانی نہ کرتے۔ یا اگر وہ لوگ اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے پیش کر کے دنیا کی دشمنی مول نہ لیتے۔ تو خدا تعالےٰ کے حضور وہی مجرم نہ ہوتے۔ بلکہ ہم بھی ہوتے اور خدا تعالےٰ کہتا کہ جماعتی طور پر تم نے تبلیغ میں کوتاہی سے کام لیا ہے۔ مگر ان کے تبلیغ پر چلے جانے کی وجہ سے وہی بری الذمہ نہیں ہو گئے۔ بلکہ ہم بھی بری الذمہ ہو گئے ہیں۔ اور اس تبلیغ کا ثواب صرف انہیں ہی نہیں ملتا۔ بلکہ ہمیں بھی ملتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ سمجھتا ہے۔ کہ تمام جماعت تبلیغ کا فرض ادا کر رہی ہے۔ گویا جب

خدا کے حضور خوشنودی کا وقت

آیا۔ تو تم آگے بڑھے۔ اور تم نے کہا۔ کہ خدایا یہ ہمارا بھائی تھا۔ اور خدا نے تمہارے اس عذر کو قبول کر لیا۔ اور اس نے فیصلہ کیا کہ جس جس جگہ مبلغ گیا ہے۔ اس جگہ کے متعلق یہ نہیں سمجھا جائیگا۔ کہ وہاں صرف ایک مبلغ گیا ہے۔ بلکہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ وہاں ساری جماعت گئی ہے۔ اور صرف اسے ہی ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ ساری جماعت کو تبلیغ کا ثواب دیا جائیگا۔ لیکن جب وہ مبلغ مصیبتوں میں مبتلا ہوئے قید و بند کی تکلیفوں میں ڈالے گئے۔ اور انہیں جانی اور مالی نقصان پہونچا۔ تو اگر ان مصیبتوں میں تمہاری بھی کسی بے پروائی کا دخل ہوا۔ تو تم کس طرح سمجھ سکتے ہو کہ انعام کے لئے تو ان مبلغوں کے ساتھ تمہارا نام لکھ دیا جائیگا۔ مگر سزا کے لئے تمہارا نام نہیں لکھا جائے گا۔ یا تو تمہیں یہ پوزیشن قبول کرنی چاہیئے۔ کہ ہم

خدا کے مجرم

ہیں۔ ہم نے تبلیغ نہیں کی۔ اور اگر تم اس پوزیشن کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور تم سمجھتے ہو۔ کہ جب کوئی مبلغ تبلیغ کرتا ہے تو در حقیقت وہ تمہارا کام کرتا ہے۔ اور تم اس کے ثواب میں شریک ہو۔ تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ جب وہ مبلغ تمہاری کسی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے قید و بند کی تکالیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور اس طرح تبلیغ کے راستہ میں روک پیدا ہو جاتی ہے تو سزا کے بھی تم ہی مستحق ہو۔ اسی طرح وہ تمام لوگ جو انگریزوں کی شکست پر خوشی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ اچھا ہوا انگریزوں کو خوب سزا مل رہی ہے۔ میں کس طرح مان لوں۔ کہ وہ

دعاؤں میں ہمارے ساتھ شریک

ہوا کرتے تھے۔ یقیناً وہ دعاؤں میں شریک نہیں ہوا کرتے تھے۔ اور یقیناً وہ دعاؤں میں شریک نہیں ہو سکتے تھے اور اگر وہ دعا کرتے بھی تھے۔ تو منافقت سے کام لیتے تھے۔ اور یقیناً خدا ان کی دعا ان کے مونہہ پر مارتا ہوگا۔ کہ ادھر تو تم انگریزوں کی شکست پر خوش ہوتے ہو۔ اور ادھر کہتے ہو۔ کہ ہمارے مبلغ اور جماعت کے دوسرے افراد بچ جائیں۔ پس ان تمام احمدیوں کی تکلیف کا موجب در حقیقت وہی لوگ ہیں جنہوں نے دعاؤں میں کوتاہی سے کام لیا۔ فرض کرو خدا نے سو آدمیوں کی متفقہ دعا قبول کرنی تھی۔ جن میں سے نوّے آدمیوں نے تو دعا کی۔ مگر دس نے غفلت کی۔ یا ایسی حالت میں دعا کی۔ جب کہ ان کا دل اس دعا کے خلاف تھا۔ تو ایسی حالت میں سو آدمیوں کی دعا سے جو نتیجہ نکلنا چاہیئے تھا۔ وہ نہیں نکلے گا۔ اور محض دس آدمیوں کی غفلت کی وجہ سے سب لوگ تکلیف میں مبتلا ہو جائیں گے۔ آخر تم یہ کس طرح کہہ سکتے ہو۔ کہ آگ تو جلے مگر تم اس آگ میں نہ جلو۔ یہ عقل کے بالکل خلاف ہے۔ اگر آگ لگے گی تو تم کو بھی لگے گی۔ اور اگر دنیا میں تباہی بربادی آئے گی۔ تو وہ تباہی و بربادی تم پر بھی اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہے گی۔ یہ

خدا کا قانون

نہیں ہے۔ کہ عام عذاب کے وقت چن چن کر کسی جماعت کے تمام افراد کو بچالے پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ تمام لوگ جو ایسے مواقع پر خوشی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ یا عدم دلچسپی ظاہر کیا کرتے تھے۔ ان مشکلات اور تباہیوں کی وجہ سے جو ہماری جماعت کے سینکڑوں آدمیوں اور مبلغوں پر بھی اثر انداز ہوئی ہیں۔ خدا کے سامنے مجرم ہیں۔ اور ان کی قید و بند اور تکلیفوں کے وہی لوگ ذمہ وار ہیں اب میں پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ

فتنہ ہندوستان کے اور زیادہ قریب

پہونچ گیا ہے۔ پہلے صرف وہی مبلغ اس کی زد میں تھے۔ جو باہر گئے ہوئے تھے۔ اور پہلے صرف وہی سپاہی اس کی زد میں تھے۔ جو ہندوستان سے باہر تھے۔ مگر اب تم میں سے ہر شخص اس کی زد میں ہے۔ جو حکومت کسی جگہ دیر سے قائم ہوتی ہے۔ وہ بھی بعض دفعہ سختی کرتی ہے۔ جیسے آجکل لوگوں کو شکوہ ہے۔ کہ حکومت

فوجیوں کے لئے غلہ

ہندوستان سے باہر لے گئی ہے۔ حالانکہ باہر جانے والے سپاہی ہمارے ہی آدمی ہیں۔ اگر وہ ہمارے ملک میں ہوتے تو کیا وہ غلہ نہ کھاتے۔ اگر وہ یہاں ہوتے۔ تو انہوں نے یہاں بھی غلہ استعمال کرنا تھا۔ پس میں نہیں سمجھتا۔ کہ ان کے لئے غلہ لے جانا ہمارے لئے مضر کس طرح ہو گیا۔ کئی لاکھ سپاہی اسوقت ہندوستان سے باہر ہیں۔ اگر وہ باہر نہ ہوتے۔ تو یہاں بھی انہیں غلہ کی ضرورت پیش آتی۔ اور اس صورت میں بھی گندم ان کے لئے اتنی ہی خرچ ہوتی۔ جتنی اب ان کے لئے بھجوائی گئی ہے۔ لیکن بہر حال وہ حکومت جو دیر سے قائم ہوتی ہے۔ ایسے معاملات میں عموماً احتیاط سے کام لیتی ہے۔ مگر

نئی حکومتیں

اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتیں۔ ان کے مدنظر صرف ایک ہی بات ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ان کے آدمیوں اور انکے ملک کو فائدہ پہونچے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ مفتوح ملک کے لوگوں کا کیا حال ہے۔ بلکہ وہ اپنے آرام اور اپنی آسائش اور اپنے ملک کے لوگوں کی ترقی کا خیال رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ انہیں ملتا ہے لوٹ لیتے ہیں۔ ان حالات کے نتیجہ میں جو تکلیف نئی آنے والی حکومت سے پہونچتی ہے۔ وہ پرانی قائم شدہ حکومت سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ پھر

لڑائی میں گولہ باری

ہوتی ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ اگر ہمارے ملک میں بھی لڑائی آجائے۔ تو شہروں اور دیہات کی وجہ سے حکومت توپیں چلانا چھوڑ دے گی۔ ایسے موقعہ پر یہ قطعاً نہیں دیکھا جاتا۔ کہ گولوں کی زد میں کوئی شہر آ رہا ہے یا گاؤں۔ اصل مقصد سامنے یہ رکھا جاتا ہے کہ لڑائی میں فتح ہو۔ اور اگر فوجی ضرورت کے باوجود گولہ باری نہ کی جائے۔ تو یہ بہت بڑی غداری ہوتی ہے۔

دہلی کی بادشاہت

کا تختہ الٹنے میں بہت بڑا دخل اسی غداری کا تھا۔ شاہی قلعہ میں ایک ایسی جگہ توپ لگی ہوئی تھی۔ جس کی زد میں انگریزی فوج پڑتی تھی۔ مگر انگریزی جرنیل بڑا ہوشیار تھا۔ اس نے فوراً بادشاہ کی بیگم کو رشوت دی۔ اور اسے کہلا بھیجا۔ کہ تمہارے بیٹے کو بادشاہ بنا دیا جائیگا۔ تم کسی طرح توپ نہ چلنے دو۔ بادشاہ کو وہ بیوی بڑی پیاری تھی۔ جب سپاہیوں نے زور دیا کہ قلعہ سے توپ چلائی جائے۔ ورنہ فتح کی کوئی امید نہیں۔ تو اس نے توپ چلانے کی اجازت دیدی۔ مگر ابھی ایک گولہ ہی چلا تھا۔ کہ بیگم نے اپنا دل پکڑ لیا۔ اور شور مچانے لگ گئی کہ ہائے میں مر گئی۔ ہائے میں مر گئی۔ آخر مجبوراً بادشاہ کو حکم دینا پڑا کہ توپ نہ چلائی جائے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بادشاہ قید ہو گیا۔ شہزادے قتل ہو گئے۔ اور جس لڑکے کے متعلق کہا گیا تھا۔ کہ اسے بادشاہ بنا دیا جائے گا۔ وہ بھی مارا گیا یا قید ہو گیا۔ تو جس وقت لڑائی ہوتی ہے۔ اس وقت یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ کسی کو کیا تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ اسوقت

جرنیلوں کا فرض

ہوتا ہے۔ کہ کسی بات کی پرواہ نہ کریں۔ اور اگر گاؤں درمیان میں آجائیں۔ تو انہیں بھی تباہ ہونے دیں۔ اسوقت اس گاؤں یا شہر کو بچانا کسی حکومت کے ذمہ نہیں ہوتا بلکہ یہ تو انگریزی حکومت ہے۔ اگر اسلامی حکومت ہو۔ تب بھی ہم اس سے امید نہیں کر سکتے۔ کہ وہ گاؤں کو بچانے کا فکر کریگی اور

فوجی ضروریات

کو مقدم نہیں رکھے گی۔ ایسی حالت میں بے شک اگر کوئی گاؤں اڑتا ہے۔ تو اُڑ جائے۔ جلتا ہے۔ تو جل جائے۔ اس کی پرواہ نہیں کی جائے گی:۔

پس حالات

نہایت ہی نازک صورت

اختیار کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہمیں بہت زیادہ دُعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان فتنوں کو دُور کرے۔ اور دُنیا کو اس عذاب سے نجات دے۔ اگر تم اپنے بھائیوں کی قید کی تکلیف کو اب دُور نہیں کر سکتے۔ اور اپنی غفلت سے تم نے پہلے وقت کو ضائع کر دیا ہے۔ تو اب مزید لوگوں کو تکالیف سے بچانے کے لئے

دُعاؤں میں لگ جاؤ

تا اللہ تعالےٰ ہمارے پچھلے گناہ معاف کرے اور آئندہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کی حفاظت فرمائے۔ اس وقت ہماری جماعت کے

ہزاروں آدمی فوج میں

شامل ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں۔ جو ابھی کام سیکھ رہے ہیں۔ اگر ان ہزاروں احمدیوں کا بھی کسی شخص کے دل میں درد نہیں ہے۔ تو مَیں ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ کہ وُہ سچا احمدی ہے۔ سچا احمدی تو وُہ ہے۔ جو ایک چھوٹے سے چھوٹے احمدی کی تکلیف کو بھی اس طرح محسوس کرے۔ کہ گویا اس کی ساری اولاد ذبح کر دی گئی ہے۔ جب تک اپنے بھائیوں کے متعلق ہمارے دلوں میں ایسا درد پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک ہم ہرگز سچے احمدی نہیں کہلا سکتے:۔

دوسری بات جس کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتا ہُوں۔ یہ ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مَیں نے جماعت کے دوستوں سے کہا تھا۔ کہ:۔

جنگ کا ایک خطرناک اثر

یہ ہوتا ہے۔ کہ ملک میں قحط پڑ جاتا ہے۔ اور میں نے کہا تھا۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ ہر زمیندار کو غلہ محفوظ رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اگر تکلیف کا وقت آئے۔ تو ہم نہ صرف اپنے لئے۔ بلکہ اپنے ہمسایوں کے لئے بھی روٹی کا انتظام کر سکیں۔ اس وقت میری تقریر میں قادیان کے لوگ بھی بیٹھے تھے۔ اور باہر کی جماعتوں کے دوست بھی موجود تھے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ لوگوں نے میری اس بات کی طرف توجہ نہ کی۔ چنانچہ اب جو مجھے رپورٹیں پہنچی ہیں۔ اور پہونچ رہی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سینکڑوں آدمی ایسے ہیں جو

روزانہ روٹی کے لئے غلہ کے محتاج

ہیں مجھے اطلاعیں ملی ہیں۔ کہ بیسیوں آدمیوں کو گزشتہ دنوں باوجود اس بات کے کہ اُن کے پاس پیسے تھے۔ غلہ نہ ملا۔ اور اُنہیں فاقہ کرنا پڑا۔ مجھے بعض روٹیاں دکھائی گئی ہیں۔ جو میرے نزدیک جانوروں کے کھانے کے بھی قابل نہیں۔ مگر لوگ ان ایام میں وُہ کھاتے رہے:۔

میں نے آج سے دو مہینے پہلے (کیونکہ سفر پر جانے سے پندرہ بیس دن پہلے کی یہ بات ہے) بعض دوستوں کو جو آسودہ حال تھے۔ کہلا بھیجا تھا۔ کہ

غلہ خرید لو

کیونکہ ملک میں قحط کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور میری غرض اس سے یہ تھی۔ کہ اگر وُہ غلہ خرید لیں گے۔ تو مصیبت کے وقت وُہ غربا کا غلہ چھیننے والے نہیں بنیں گے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ قریباً ساروں نے جواب دے دیا۔ اور کسی نے بھی غلہ نہ خریدا۔ کسی نے تو یہ جواب دیا۔ کہ ہمیں ضرورت ہی نہیں۔ کسی نے یہ جواب دیا۔ کہ ضرورت ہُوئی۔ تو خرید لیا جائے گا۔ اور کسی نے یہ جواب دیا۔ کہ ہمارا تو توکل پر گزارہ ہے۔ مگر اب وُہ توکل پر گزارہ کرنے والے بھی امورِ عامہ میں عرضیاں لے لے کر آتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے آٹے کا انتظام کیا جائے۔ اگر انہوں نے اس وقت میری بات کو مان لیا ہوتا۔ تو آج ان کی یہ حالت کیوں ہوتی۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جماعت کے دوستوں میں ابھی تک

اطاعت کا کامل مادہ

پیدا نہیں ہوا۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ کو ایسا حکم دیا جاتا۔ تو وُہ اس میں کوتاہی کرتے۔ میں تو سمجھتا ہُوں۔ اگر انہیں دس دس من گندم خریدنے کے لئے کہا جاتا تو وُہ بیس بیس من خرید لیتے۔ اگر میری تحریک پر جماعت کے ان دوستوں نے گندم خریدی ہوتی۔ تو اب انہیں نیکی کی کتنی توفیق مل جاتی۔ اور کس طرح نہ صرف وُہ اپنا گزارہ کر سکتے۔ بلکہ دُوسرے غربا کی بھی مدد کر سکتے۔ مگر اب تو اُن کی یہ حالت ہے۔ کہ جو غلہ ہم غریبوں کے لئے لاتے ہیں۔ اس میں بھی وُہ شریک ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح بجائے ان کی مدد کرنے کے اُن کے حصہ کو بھی چھیننے والے بن رہے ہیں۔ یہ اسی غفلت کا نتیجہ ہے۔ جو دوستوں سے سرزد ہُوئی۔ حالانکہ میں نے یہ تحریک ایک خواب کی بنا پر کی تھی۔ جو ایک عورت نے مجھے سُنایا۔ اور جس کو سنتے ہی میں نے یقین کر لیا تھا۔ کہ یہ

خدائی خواب

ہے۔ اُس عورت نے سُنایا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ دو ہزار کا غلہ خرید لو۔ یا یہ کہ دو ہزار من غلہ خرید لو۔ کیونکہ قحط پڑنے والا ہے۔ میں نے یہ رؤیا سنتے ہی سمجھ لیا۔ کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ میں نے ایک آدمی مقرر کیا۔ اور خاص طور پر اُن لوگوں کو تحریک کی۔ جو غلہ خریدنے کی توفیق رکھتے تھے۔ مگر جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں۔ اُن میں سے ایک نے بھی غلہ نہیں خریدا۔ اب ہم اس کے ازالہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ آج ہی میں نے صدر انجمن احمدیہ کو

پانچ ہزار روپیہ کے خرچ کی اجازت

دی ہے۔ تاکہ اس سے غلہ خرید کر لوگوں کو مہیا کیا جائے۔ اور گو صدر انجمن احمدیہ مول ہی دے گی۔ مگر وُہ غلہ اسی صورت میں جمع کر سکتی ہے۔ جب اس کے خریدنے کے لئے روپیہ پاس ہو۔ اور غلہ بھی میسر آ جائے۔ ابھی نئی فصل کے نکلنے میں قریباً ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ اور

قادیان کا خرچ سو من روزانہ

ہے۔ گویا ہمیں قادیان کے لئے پانچ ہزار من غلہ کی ضرورت ہے۔ لیکن آج کل اس قسم کے حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ کہ ۲۵۔ ۳۰ من غلہ لینا ہو۔ تب بھی بڑی مشکل پیش آتی ہے:۔

میں اس امر کی بھی تحقیقات کر رہا ہُوں۔ کہ اگر

بیرونی صوبوں سے غلہ لانے کی اجازت

ہو۔ تو سندھ سے غلہ لانے کا انتظام کیا جائے۔ کیونکہ سندھ میں غلہ کچھ پہلے پک جاتا ہے۔ مگر ابھی مجھے یقینی طور پر معلوم نہیں۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس کی اجازت ہے۔ یا نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہاں سے غلہ لانے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن جب غلہ ملتا ہی نہ ہو۔ تو اس وقت قیمت کے تھوڑے یا بہت ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہاں سے اگر ہم غلہ لائیں۔ تو قریباً چھ روپے چار آنے من پڑے گا۔ یعنی روپے کا ساڑھے چھ سیر۔ گورنمنٹ کا بھاؤ آٹھ سیر ہے۔ ہم اس بات کے لئے بھی تیار ہیں۔ کہ اس نقصان کو خود برداشت کر لیں۔ اور اگر اجازت ہو۔ تو وہیں سے غلہ منگوا لیا جائے۔ مگر ابھی مجھے معلوم نہیں۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس کی اجازت ہے۔ یا نہیں۔ احتیاطاً مَیں وہاں کی جماعت کے دوستوں کو ہدایت دے آیا ہوں۔ کہ وُہ غلہ کو جمع کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ اگر اجازت ہو۔ تو وہاں سے غلہ منگوایا جا سکے۔ مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ میں نے صاحب استطاعت لوگوں پر کیوں انحصار کیا۔ اگر میں

عام اعلان

کر دیتا۔ تو شائد غربا ہی دو دو من گندم خرید لیتے۔ اور اس طرح اس عام تکلیف سے بچ جاتے۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن پر عمل کرنے میں غربا کو زیادہ توفیق مل جاتی ہے۔ اور امراء کو نہیں ملتی:۔

پس شاید یہ میری ہی غلطی تھی۔ کہ میں نے چند آدمیوں پر انحصار کیا۔ اور جماعت میں عام اعلان نہ کر دیا۔ بہرحال یہ دن بہت نازک ہیں۔ ان ایام میں زیادہ سے زیادہ دوسروں کی ہمدردی کرنی چاہیئے۔

اب بھی مَیں جماعت کو نصیحت کرتا ہُوں۔ کہ وُہ اپنی غذا کو بدلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جنگ کے دنوں میں تو بعض دفعہ چھ چھ سات سات وقت کا بھی فاقہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ جماعت کے دوست ابھی سے اپنی غذا کو بدل دیں۔ گندم نہیں ملتی تو جو پر گزارہ کریں۔ جو نہیں ملتے تو مکی پر گزارہ کریں۔ اور جنگو چاول میسر ہوں۔ وہ چاولوں پر گزارہ کریں۔ خصوصاً آسودہ حال لوگ۔ اگر ان دنوں چاول کھانے کی عادت ڈال لیں۔ تو یہ غربا کی امداد ہو گی۔

ڈیڑھ مہینہ تک اگر وہ ایک وقت چاول کھانے کی عادت ڈال لیں۔ تو ان کی صحت کو بھی کوئی ایسا نقصان نہیں ہوگا۔ اور گندم کی گاہکی میں بھی کمی آجائے گی۔ اور غربا کو کھانے کے لئے غلہ مل جائے گا۔ اسی طرح جو لوگ مکی کھا سکتے ہیں۔ وہ مکی پر گزارہ کرنے کی کوشش کریں۔ گندم مل سکے تو بڑی اچھی بات ہے۔ مگر میں نے جو گندم کا نمونہ دیکھا ہے۔ وہ قطعاً انسانی خوراک بننے کے قابل نہیں۔ زیرہ کے برابر اس کا قد تھا۔ اور رنگ ایسا تھا جیسے سیاہ گڑ ہوتا ہے۔ ایسے غلہ سے بھلا طاقت کیا آنی ہے۔ اور لوگوں کی صحتوں پر اس نے کیا مفید اثر ڈالنا ہے۔

چونکہ اس وقت زمیندار دوست بھی بہت سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے ان کو بھی میں نصیحت کرتا ہوں کہ اگلی فصل پر وہ اپنی

ضرورت سے زیادہ غلہ محفوظ رکھیں

اور سوائے اشد ضرورت کے روپیہ کی صورت میں غلہ بدلنے کی کوشش نہ کریں۔ غالباً یہ سال یعنی ۱۹۴۲ء مشکلات کا آخری سال معلوم ہوتا ہے ۴۲ء کے آخر یا ۴۳ء کے شروع میں حالات ایسا پلٹا ضرور کھائیں گے۔ کہ دنیا کو پتہ لگ جائیگا۔ کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ اس لئے اس سال خصوصیت کے ساتھ

ہر کام جماعتی رنگ

میں ادا کرو۔ اور اگر پہلے غلطی سے تم اپنے آپ کو صحیح طور پر جماعت کا فرد ثابت نہیں کر سکے۔ تو اب اس غلطی کا ازالہ کرنے کی کوشش کرو۔ اور مصیبت کے وقت نفسی نفسی والی صورت اختیار نہ کرو۔ کہ اس طرح انسان جماعتی رنگ میں دوسرے کی امداد کا مستحق نہیں رہتا۔ قرآن کریم نے یہ

منافقوں کی علامت

بیان کی ہے۔ کہ جب مسلمان جنگ کے لئے جاتے تھے۔ تو کہتے تھے ہم اپنے آپ کو مصیبت میں کیوں ڈالیں۔ مگر جب وہ فتح کے بعد غنیمت کے اموال لے کر واپس آتے تھے تو منافق ان کے پاس دوڑتے ہوئے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ہم بھی تمہارے بھائی ہیں ہمیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ ملنا چاہیئے۔

پس یہ منافق کی علامت ہے۔ کہ وہ سکھ اور آرام کے وقت تو جماعت کے ساتھ شامل رہتا ہے۔ مگر تکلیف کے دنوں میں اپنے آپ کو جماعت کا فرد نہیں سمجھتا۔ تمہیں چاہیئے کہ تم

تکلیف کے دنوں میں جماعت کے فرد بنو

تا راحت کے دنوں میں خدا تمہیں ان نعمتوں سے حصہ دے۔ جو خدا نے جماعت کے لئے مقدر کی ہوئی ہیں۔

مجھے یہ بات بھی بڑے افسوس سے معلوم ہوئی ہے۔ کہ

بعض احمدی دوکانداروں نے

ان دنوں غلے چھپا لئے تھے۔ میں اس بات کی تحقیقات کرونگا۔ اور اگر کسی دوکاندار کے متعلق یہ بات ثابت ہوئی۔ کہ اس نے غلہ چھپا رکھا تھا۔ جو انسانیت اور قانون دونوں لحاظ سے نہایت ہی شرمناک امر ہے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس قسم کا آدمی ہماری جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں ہوگی۔ کہ نام کے لحاظ سے وہ احمدی کہلاتا ہے۔ کیونکہ ہمیں اس قسم کے نام کے احمدیوں کی ضرورت نہیں۔ پس ہر وہ دوکاندار جس کے متعلق یہ بات ثابت ہو گئی۔ اس کی سزا یہی ہوگی کہ اسے

جماعت سے خارج

کر دیا جائیگا۔ اگر تم لوگوں کی مصیبت کے وقت بھی اپنا فائدہ سوچتے ہو تو ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کہ لوگوں کو ہدایت دیں۔ کہ وہ دوسروں سے سودا نہ خریدیں۔ صرف تم سے سودا خریدیں۔ میری خلافت کے ایام میں ۲۲ سال سے یہاں کے دوکاندار فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہر احمدی کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ خواہ اسے مہنگا سودا ملے وہ احمدی دوکاندار سے ہی لے۔ دوسروں سے نہ لے۔ پس کیا یہ قابل شرم بات نہیں۔ کہ جب لوگوں کی تکلیف کا وقت آیا۔ تو انہوں نے غلے کے ذخیروں کو چھپا لیا۔ ۲۲ سال تک جماعت کے لوگ ان سے سودا خریدتے رہے۔ اور انہیں آنہ دو آنے زیادہ دیتے رہے۔ محض اس لئے کہ وہ احمدی ہیں۔ انہیں ہندوؤں سے سستا سودا مل سکتا تھا۔ مگر انہوں نے نہ لیا۔ اور یہی کہا۔ کہ ہم احمدی دوکانداروں سے سودا لیں گے۔ پس ۲۲ سال انہوں نے احمدی لوگوں سے فائدہ

اٹھایا۔ مگر جب ایک سال ان پر تنگی کا آیا۔ تو ان میں سے بعض نے غلے دبا لئے۔ اس قسم کا انسان میرے نزدیک ہرگز احمدی نہیں کہلا سکتا۔ اور اللہ تعالےٰ نے جب تک مجھ کو توفیق دی۔ ایسے آدمی جماعت کے ساتھ ہرگز نہیں رہیں گے۔ میرے نزدیک تو

اس قسم کا انسان

انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔ کجا یہ کہ اسے احمدی سمجھا جائے۔ یہ دن تو ایسے خطرہ کے ہیں۔ کہ جن کے پاس تھوڑا بہت غلہ ہے۔ انہیں بھی لے آنا چاہیئے تھا۔ اور کہنا چاہیئے تھا۔ کہ آؤ ہم سارے مل جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کے واقعات نظر آتے ہیں۔ ایک موقعہ پر کھانے کی کمی ہو گئی تو آپ نے فرمایا۔ جس کے پاس جو کچھ ہے لے آئے۔ چنانچہ جس کے پاس جو کچھ تھا لے آیا۔ اور آپ نے سب میں برابر بانٹ دیا۔ میرے نزدیک ہم جماعت کے فرد کبھی کہلا ہی نہیں سکتے۔ جب تک

زندگی اور موت میں ہم سب اکٹھے

نہ ہوں۔ آرام کی حالت میں بے شک مختلف اموال مختلف افراد کی ملکیت ہوتے ہیں۔ کچھ مال زید کا ہوتا ہے۔ کچھ بکر کا ہوتا ہے کچھ خالد کا ہوتا ہے۔ مگر مصیبت کے وقت

سارا مال قوم کا

ہوتا ہے۔ اور لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ سب اکٹھے ہو کر کھائیں۔ پھر چاہے ذخیرہ ختم ہو جانے کے بعد سارے ہی مر جائیں پس اگر کسی دوکاندار نے ایسا کیا ہے۔ تو ہم پورا زور لگا کر اس کی تحقیقات کریں گے۔ اور اسے جماعت میں نہیں رہنے دیں گے۔ اسی طرح ایسے شخص کو قادیان میں بھی رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہاں اگر وہ مرتد ہو کر احراریوں سے مل جائے تو اور بات ہے۔ جماعتی فرد ہونے کے لحاظ سے وہ قادیان میں نہیں رہ سکے گا۔

میں

باہر کی جماعتوں کو

اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جیسا

کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے کہا تھا خطرات کے وقت دوستوں کو مرکز میں جمع ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا تھا کہ جو دوست قادیان آسکیں۔ وہ قادیان آجائیں۔ اور جو نہ آسکیں وہ ضلع کے کسی مقام پر جہاں جماعت زیادہ ہو یا جہاں احمدی مالک ہوں جمع ہو جائیں میری اس تحریک پر بعض اضلاع کی جماعتوں نے

اپنے اپنے حلقوں میں مرکز

تجویز کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ مگر جہاں مرکز نہ بن سکے۔ وہاں کے دوستوں کو قادیان آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس وقت قادیان میں کئی لوگوں نے اپنی بیویوں اور بچوں کو بھیج دیا ہے۔ اور کئی بھیجنے والے ہیں۔ ان سب کی خبر گیری کرنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ہماری جماعت کا فرض ہے۔ ہمیں

بعض غیر احمدیوں کی طرف سے

بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ بھی اپنے بیوی بچے قادیان میں بھیجنا چاہتے ہیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان مصیبت کی گھڑیوں میں اپنے نمونہ سے اس بات کو ثابت کر دینگے۔ کہ ہماری ہمدردی کسی خاص جماعت سے وابستہ نہیں۔ بلکہ

اللہ تعالےٰ کی تمام مخلوق سے ہمدردی

کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے لئے اپنی جماعت کے افراد کی جان مال اور ناموس کی حفاظت کرنا زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ ان کا اور کوئی نگران نہیں۔ لیکن اگر کوئی غیر شخص ہم پر اعتماد کرتا ہے۔ اور وہ اپنی جان مال اور ناموس کی حفاظت ہمارے سپرد کرتا ہے تو خطرہ کے اوقات میں جس طرح ہم اپنی جان مال اور ناموس کی حفاظت کرینگے۔ اسی طرح ہم دوسروں کی جان مال اور ناموس کی بھی حفاظت کرینگے پس میں پھر جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھیں۔ اور ان دنوں میں بہت ہی خشیت اللہ سے کام لیں۔ ہر شخص جس قدر زیادہ سے زیادہ قربانیاں کر سکتا ہے اسی قدر قربانیاں کرے۔ اور مصیبت کے وقت اپنے آپکو دوسروں کا مداوا اور معاون ثابت کرے

مالداروں کو

بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ خطرہ کے وقت دوسروں کی مدد کی سب سے زیادہ ضرورت انہی کو ہوگی غریب کا کیا ہے۔ وہ تو نہ بند اٹھا کے گا۔ اور چل پڑے گا۔ زیادہ دقت مالداروں کو ہی پیش آئے گی۔ پس اگر وہ اس تکلیف کے وقت دوسروں کے کام نہیں آتے۔ تو ان کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ کہ وہ مصیبت کے وقت ہم کو اپنی مدد کے لئے بلائیں۔ اس وقت ہم انہیں یہی کہیں گے کہ اپنے خزانے لے جاؤ۔ اور جہاں رکھ سکتے ہو رکھ دو۔ اگر روپے کی کوئی قیمت تھی۔ تو وہ تکلیف کے وقت کام آنا چاہیئے تھا۔ یوں اسلام میں

مال و دولت جمع کرنے کی اجازت

ہے۔ میں خود زمیندار ہوں۔ اور اپنے پاس زمینیں رکھتا ہوں۔ مگر مصیبت کے وقت کسی کی کوئی ملکیت نہیں ہوتی۔ اس وقت سب کو مل کر کام کرنا چاہیئے۔ اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ میں جماعت کے عہدیداروں کو بھی ان امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ میں خوش ہوں کہ امور عامہ والوں نے ہمت سے کام لیا۔ اور فراہمی غلہ کے لئے بہت کوشش کی ہے۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ اس سے بھی زیادہ قربانی کریں گے۔ اور پوری کوشش کریں گے۔ کہ

ہر شخص کو غلہ میسر آتا رہے

اس کے لئے رات دن۔ اگلے پہر اور پچھلے پہر کا کوئی سوال نہیں۔ ہر وقت انہیں خدمت کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اسی طرح وہ فوراً گورنمنٹ سے دریافت کریں۔ کہ آیا دوسرے صوبہ سے غلہ منگوایا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس بات کی اجازت ہو تو ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے آسانی کے ساتھ اس کا انتظام کر سکتے ہیں۔ لیکن بہرحال آئندہ کے لئے

زمینداروں کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے

اور سوائے اس غلہ کے جو فروخت کر چکے ہیں۔ یا معاملہ کے لئے فروخت کریں باقی سب غلے کا اپنے پاس ذخیرہ رکھیں۔ اور کپڑے لتے کے لئے بھی اسے فروخت نہ کریں۔ کیونکہ کپڑے لتے بھی تبھی کام آتے ہیں۔ جب امن ہو۔ ورنہ آرام کے وقت اگر انسان پانچ جوڑوں میں گزارہ کیا کرتا ہو۔ تو مصیبت کے وقت دو جوڑوں میں ہی گزارہ کر لیتا ہے اور اگر پہلے دو جوڑوں میں گزارہ کرنے کا انسان عادی ہو۔ تو پھر ایک جوڑہ میں ہی گزارہ کر لیا کرتا ہے۔ اور اگر پہلے ایک جوڑے میں انسان گزارہ کیا کرتا ہو۔ تو مصیبت کے وقت پھٹے پرانے کپڑے پہن کر بھی گزارہ کر لیتا ہے۔ پس انہیں کپڑوں کے لئے بھی غلہ فروخت نہیں کرنا چاہیئے۔

صرف ایک دو سال کی بات

ہے۔ بظاہر اب ایک سال کی بات ہے۔ جس میں جنگ خاص پیٹا کھا جائے گی۔ لیکن اگر دو سال بھی ہوں۔ تو بھی دو سال انسان پھٹے ہوئے کپڑے پہن کر گذارہ کر سکتا ہے۔ اس لئے وہ غلہ کو غلہ کی صورت میں ہی رہنے دیں۔ کیونکہ سونے کے بغیر گزارہ ہو سکتا ہے۔ چاندی کے بغیر گذارہ ہو سکتا ہے۔ لیکن

لیکن غلہ کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا

سال بھر اگر کسی انسان کو ننگا رہنا پڑے تو وہ ننگا رہ سکتا ہے۔ مگر بھوکا نہیں رہ سکتا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بعض روایات میں آتا ہے۔ کہ وہ جسم پر پتے لٹکا کر ستر ڈھانکتے تھے۔ واقعہ کی صداقت کو تو خدا تعالےٰ ہی جانے مگر اس میں یہ سبق ضرور ہے۔ کہ ضرورت کے موقعہ پر کپڑے کے بغیر بھی گذارہ ہو سکتا ہے۔ لیکن غلہ نہ ہو تو گزارہ نہیں ہو سکتا۔ شیخ سعدی نے

ایک نہایت ہی لطیف حکایت

لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کوئی بھوکا شخص تھا۔ جسے کئی وقت کا فاقہ تھا۔ وہ ایک دن جنگل میں سے گزر رہا تھا۔ کہ اسے ایک تھیلی زمین پر پڑی ہوئی نظر آئی۔ اس نے سمجھا۔ کہ تھیلی میں مکی کے دانے ہیں۔ چنانچہ وہ نہایت شوق سے اس کی طرف لپکا۔ اور اسے اٹھا کر کھولنے لگا۔ مگر جب اس نے کھول کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تھیلی میں دانے نہیں بلکہ موتی ہیں۔ اس نے نہایت غصے سے تھیلی کو زمین پر دے مارا۔ اور پھر آگے چل پڑا۔ یہ مثال شیخ سعدی نے یہ بتانے کے لئے لکھی ہے کہ بھوک کے وقت

موتی کی بھی کوئی قیمت نہیں ہوتی

اس وقت سب سے مقدم چیز انسان کو پیٹ بھرنا نظر آتی ہے۔ اور واقعہ یہی ہے۔ کہ پیٹ بھرا ہوا ہو تبھی انسان دشمن سے لڑ سکتا ہے۔ اپنی جان و مال اور دوسروں کی جان و مال کی حفاظت کر سکتا ہے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتا ہے۔ لیکن اگر فاقہ سے ہو۔ تو نہ وہ اپنی مدد کر سکتا ہے۔ اور نہ دوسروں کی مدد کر سکتا ہے۔ روزوں میں اللہ تعالےٰ مومنوں کو یہی مشق کراتا ہے۔ چنانچہ روزوں کے ذریعہ ہم ہر سال اپنی زندگی میں ایسا وقت لاتے ہیں۔ جب ہم

خدا کے لئے فاقہ

کرتے ہیں۔ اور ہم میں نہ صرف خود فاقہ برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے بلکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ فاقہ کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ جب بارہ گھنٹے کا فاقہ اتنی تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔ تو تم سمجھ سکتے ہو کہ جن لوگوں کو اس سے زیادہ فاقہ برداشت کرنا پڑے انہیں کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔ آجکل بہت سی ریلیں لڑائی کے کاموں کے لئے رکی ہوئی ہیں۔ لیکن فرض کرو جنگ بڑھ جائے اور گورنمنٹ حکم دے دے کہ سوائے جنگ کی ضروریات کے اور کسی کام کے لئے ریلیں نہیں چلائی جائیں گی۔ تو وہ ایسا کر سکتی ہے۔ موٹریں پہلے ہی رکی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد فرض کرو۔ گورنمنٹ چھکڑوں اور گڈوں کو بھی اپنے مصرف میں لے آئے۔ تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکے گا۔ یہ

گورنمنٹ کا حق

ہے۔ کہ اگر وہ ضروری سمجھے۔ تو ریلوں پر قبضہ کر لے۔ چھکڑوں اور گڈوں کو بھی لے لے۔ ایسی حالت میں تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ دس پندرہ میل سے بھی غلہ لانا مشکل ہوگا۔ لیکن اگر غلہ تمہارے گھروں میں ہوگا۔ تو تم ان تکلیفوں کے باوجود اپنا گزارہ کر سکو گے پس

وقت کی ضرورت کو سمجھو

اور جیسے مومن کو عقلمند اور ہوشیار ہونا چاہیئے۔ ویسے ہی تم عقلمند اور ہوشیار بنو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں حوادث آتے رہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو ان حوادث کی تکالیف کو کم کرنے کا ذریعہ بھی بتلا دیا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتلایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ جب ایسی ہی تکلیف ہوئی تو آپ نے فرمایا جن کے پاس جو کچھ کھانے کو ہے لے آئے جس کے پاس دو سیر جو تھے۔ وہ دو سیر جو لے آیا اور جس کے پاس مٹھی بھر جو تھے وہ مٹھی بھر جو لے آیا۔ اور پھر سب غلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ میں تقسیم کر دیا۔ اب فرض کرو۔ اس کے بعد کوئی اور غلہ نہ آتا تو یہ کتنی شاندار بات ہوتی۔ کہ لوگ کہتے۔ مسلمان زندہ رہے ہیں تو اکٹھے اور مرے ہیں تو اکٹھے۔ جو آدمی اس طرح قربانی کرتا ہوا اپنی جان دیتا ہے۔ اس کی نسلیں اس پر فخر کرتی ہیں اور وہ

ہمیشہ کے لئے زندہ

ہو جاتا ہے۔ یوں مر جاؤ تو کوئی پوچھے گا بھی نہیں۔ لیکن اگر قحط کا زمانہ ہو۔ اور تم سب مل کر یہ فیصلہ کر لو۔ کہ ہم اکٹھے کھائیں گے اور اکٹھے مریں گے۔ اور پھر اس فیصلہ کے مطابق عمل کرو۔ تو قیامت تک لوگ تمہارے نام کو یاد رکھیں گے۔ اور وہ اس واقعہ کا ذکر کر کے فخر محسوس کریں گے کہ انہوں نے کہا۔ ہم اکٹھے کھائیں گے اور اکٹھے مریں گے۔ چنانچہ انہوں نے اکٹھے کھایا اور اکٹھے ہی ذخیرہ ختم ہونے پر مر گئے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے اعمال انکے مطابق بناؤ۔ اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ جب کوئی قوم خدا کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہو جائے تو وہ نہیں مرا کرتی۔ جب میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم مصیبت کے دنوں میں

اکٹھے کھاؤ اور اکٹھے مرو

تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ خدا بھی تمہیں مرنے دیگا اسے اگر ساری دنیا کو مارنا پڑے گا۔ تو وہ مار دے گا۔ مگر تمہیں نہیں ماریگا۔ کیونکہ تم نے اس کیلئے مرنا قبول کر لیا۔ اور جو شخص اس کیلئے مرنا قبول کرے۔ اور اللہ تعالےٰ پر ایسا توکل کرے کہ اپنی موت اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں کی موت برداشت کرے۔ مگر اس بات کو پسند نہ کرے کہ دوسرے لوگ ہلاک ہوں وہ کبھی برباد نہیں ہو سکتا

فرض کرو اس کے پاس پانچ سیر غلہ ہے۔ اور وہ جانتا ہے۔ کہ اس سے میں اور میرے بیوی بچے دس دن زندہ رہ سکیں گے۔ مگر وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ مجھ سے پانچ سیر غلہ لے لو۔ اور دوسرے لوگوں کو دے دو۔ تو یہ لازمی بات ہے کہ

خدا ایسے آدمی کو مرنے نہیں دے گا

اور اگر بالفرض بعض کمزور لوگ مر بھی جائیں تو ان کی موت ان کی ہمیشہ کی زندگی ہوگی۔ اور وہ دنیا سے جاتے وقت اکیلے نہیں جائیں گے۔ بلکہ خدا تعالے کے فرشتے عرش سے اتر کر ان کو لینے کے لئے آئیں گے اور جنت اس دن خوشیاں منائے گی۔ کہ ایسے پاکیزہ آدمی میری طرف آرہے ہیں۔ پس اپنے اندر ان ایام مصیبت کے دنوں میں قربانی کی وہ سچی روح پیدا کرو۔ جو مومنوں میں ہونی چاہیئے اور جس کے پیدا ہونے کے بعد خدا ہمیشہ کیلئے انسان سے خوش ہو جاتا ہے۔

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۸۵ رسول بی بی بنت محمد حسین صاحب قوم جٹ وڑائچ عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سندو کی ڈاکخانہ جھیورانوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میرے پاس دو زیور بہ تفصیل ذیل ہیں۔ کانٹے دو عدد وزنی ۲ تولہ قیمتی ۸۰ روپے۔ دو عدد سنگاں چاندی وزنی ۳۰ تولہ قیمتی عمہ ۲۰ کل میزان یکصد روپیہ بحق صدر انجمن احمدیہ جسکے 1/3 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ہو۔ تو اس کے بھی 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی بقلم خود امام الدین امیر جماعت احمدیہ جسو کی سندو کی
الامۃ:۔ نشان انگوٹھا رسول بی بی سندو کی
گواہ شد:۔ حسن محمد موصی جسو کی۔ گواہ شد:۔ محمد حسین موصی والد موصیہ

نمبر ۵۸۸۴:۔ منکہ فاطمہ بیگم زوجہ محمد جان صاحب قوم قریشی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری وفات کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا مہر ایک صد روپیہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اپنے اس مہر کے 1/5 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور کوشش کروں گی کہ اپنی زندگی میں ہی اپنے مہر کی رقم کا 1/5 حصہ ۲۰ روپے ادا کر دوں۔ ورنہ میرا خاوند اسکے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد زیور وغیرہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد دو روپے ہے میں اسکا بھی 1/8 حصہ ۴/ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔
الامۃ:۔ غلام فاطمہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ بہاول شاہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد جان خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۰۶۲:۔ منکہ فتح محمد ولد میاں فیض محمد صاحب قوم قریشی پیشہ دوکانداری عمر ۲۶ سال ساکن کوچہ ڈپٹی قادر بخش اندرون دہلی دروازہ فیروزپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے والد صاحب کی دوکان پر کام کرتا ہوں اور مجھے ان سے مبلغ پانچ روپے ماہوار ملتے ہیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمدنی کا (جو کچھ بھی ہو) دسواں حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد موجود ہو۔ اس کے 1/10 حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن اگر اس کا کوئی حصہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ تو وہ اس سے منہا سمجھا جائے۔ العبد: فتح محمد معرفت پیر صلاح الدین صاحب ای۔ اے۔ سی فیروزپور شہر
گواہ شد:۔ ایم مبارک احمد خاں امین آبادی
گواہ شد:۔ صلاح الدین ای۔ اے۔ سی فیروزپور

نمبر ۵۸۷۷:۔ منکہ سید عبد الغنی شاہ ولد سید محمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن للوٹھی کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱ ماہ امان ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ بفضل تعالے میرے والد صاحب زندہ ہیں اس وقت میری ماہوار آمد ۱۶ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی کہ سند رہے۔
العبد:۔ سید عبد الغنی حال نصرت آباد ڈاکخانہ قصبہ جھمبر ضلع تھرپارکر سندھ
گواہ شد:۔ چوہدری محمد اکرام خاں مینیجر نصرت آباد (سندھ) گواہ شد:۔ (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال

اعلان تعطیل

۲۹۔ ماہ امان کو یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعطیل کے باعث مورخہ ۳۰ ماہ امان کو "الفضل" شائع نہ ہوگا۔ اگلا پرچہ ۳۱ مارچ کی صبح کو شائع ہوگا جس پر یکم شہادت کی تاریخ درج ہوگی قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

مینیجر "الفضل"

قابل توجہ اعلان

"الفضل" مورخہ ۱۸-۱۹ مارچ میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ "الفضل" ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر چندہ ادا فرمایا جاوے یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا جائے۔ جن اصحاب کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوگا ان کی خدمت میں ۸ اپریل کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

ہزارہا روپیہ کی کتابیں ردّی کی ٹوکری میں

ہزارہا اخبارات صدہا رسالے اور بیسیوں کتابیں ایک بار پڑھ لینے کے بعد ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیئے جاتے ہیں لیکن (۱) کلید ترجمۂ قرآن مجید (۲) اسوۂ حسنہ یا اسلامی اخلاق (۳) فقہ احمدیہ (۴) گلدستۂ تعلیم الدین (۵) مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے ایسی بے نظیر مفید اور گراں بہا کتابیں ہیں جن کے مطالعہ سے آپ، اور آپ کے بیوی بچے سالہا سال تک مستفید ہوتے رہیں گے۔ اگر کوئی کتاب ناپسند آئے تو دس روز تک واپسی کی شرط ہے۔ یہ کتابیں سلسلہ کے نامی گرامی علماء کی تالیف کردہ اور نظارت تعلیم کی اجازت کے بعد طبع ہوئی ہیں پانچوں کی قیمت صرف چار روپے ہے۔

حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل۔ ادیب فاضل احمدیہ بازار قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

وی برائے وکٹری (فتح)

اگر عوام نے اپنا غیر ضروری سفر جاری رکھا تو بنگال کا کوئلہ پنجاب میں نہیں آسکیگا

آپ سفر نہایت اشد ضرورت کے پیش نظر کریں!

چار روپے کی کتابیں

صرف ایک روپیہ میں

ڈاکٹر شفیع احمد مرحوم نے بڑی محنت سے بعض بزرگوں کے دست فیض گستر سے فیضیاب ہو کر قرآن شریف کے ترجمہ کے اور بخاری شریف کے پارے اور تبلیغ کی بہت سی کتابیں شائع کی ہیں۔ قول سدید میں مکمل تبلیغ ہے۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اس لئے چار روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ میں یہ تینوں کتابیں دی جا رہی ہیں تاکہ ہر شخص کے ہاتھ میں یہ کتابیں پہنچیں۔ مرحوم کی روح بھی خوش ہو اور خدا تعالے اُن کے درجات بلند کرے انکے جذبہ خلوص کا جو احمدیت کیساتھ انہیں تھا اس بات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جانکندنی کے وقت بھی تلقین کی کہ "اللہ کو نہ بھول جانا قادیان کو نہ چھوڑنا امیر المومنین ایدہ اللہ کو دعاؤں میں یاد رکھنا" تھوڑی کتابیں رہ گئی ہیں۔ پتہ: چاندنی چوک دہلی کٹڑہ اللہ دیا مکان [illegible]

نارتھ ویسٹرن ریلوے

حیدر آباد سندھ بادین سیکشن پر ماتلی (جو خود شامل نہیں) سے بادین تک کے سٹیشنوں کی منسوخی نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حیدر آباد (سندھ) بادین سیکشن پر ماتلی سٹیشن کو چھوڑ کر ماتلی سے بادین تک ریلوے لائن ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے قطعی طور پر بند کر دی جائیگی۔ اس لئے بکنگ مندرجہ ذیل طریق کے مطابق منسوخ کر دیا جائیگا

دوسری ریلوے لائینوں سے ہر قسم کا ٹریفک	۱۴ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے
اسی سیکشن کے سٹیشنوں تک لوکل گڈس ٹریفک کا بکنگ	ایضاً
اسی سیکشن کے سٹیشنوں سے گڈس ٹریفک کا بکنگ	۲۲ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے
اسی سیکشن کے سٹیشنوں تک لوکل پسنجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک	۲۰ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے
اسی سیکشن کے سٹیشنوں سے پسنجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک	۲۲ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے

پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے ماتلی اور بادین کے درمیان ۹۷۹ اپ، ۹۷۷ اپ ۹۷۸ ڈاؤن اور ۹۸۰ ڈاؤن گاڑیاں منسوخ کر دی جائیں گی حیدر آباد اور ماتلی کے درمیان گاڑیوں کی آمد ورفت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی۔

جنرل منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور چھاؤنی میں مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے شروع ہونے والی کلاس بطور گارڈز فرسٹ کلاس گریڈ I (۳۰-۲ ½-۵۰-۲-۶۰) میں داخلہ کیلئے امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ گارڈز کلاس I گریڈ I کی ۲۲ عارضی اسامیاں خالی ہیں۔

تعلیمی اوصاف:۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا ایف۔ اے یا ایف۔ ایس۔ سی (انٹرمیڈیٹ) یا اس کے مترادف کوئی امتحان۔ عمر ۴ مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو ۱۸ سے ۲۶ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

امیدواروں کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں مجوزہ فارموں پر (جو ہر بڑے سٹیشن کے سٹیشن ماسٹر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں) مورخہ ۲۰ اپریل سنہ ۴۲ء تک بذریعہ ڈاک جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستوں کیساتھ سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول شامل ہونی چاہئیں۔ لفافوں پر "عارضی گارڈز" کے الفاظ تحریر ہونے چاہئیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو انٹرویو کی غرض سے ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء کو ۹ بجے صبح ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے میں بلایا جائیگا۔ انہیں اپنے ساتھ اصل سرٹیفکیٹ بالخصوص میٹرکولیشن کا سرٹیفکیٹ ضرور لانا چاہیئے۔ آخری طور پر منتخب ہونے والے امیدواروں کو کلاس ۲-A کا ڈاکٹری امتحان پاس کرنے کے علاوہ مندرجہ ذیل رقوم جمع کرانا ہونگی۔

۱۔ زر ضمانت = ۵۰ روپے۔ ۲۔ معائنہ کیلئے سٹامپ کی قیمت = ایک روپیہ۔ (۳) خوراک کیلئے ضمانت زر ۱۰ روپے۔ ٹریننگ کا عرصہ نو ہفتے پر مشتمل ہوگا اس عرصہ کے دوران میں ۳۰ روپے ماہوار الاؤنس ملیگا۔ اس میں سے مبلغ ۱۲ روپے ۸ آنے خوراک وغیرہ کے اخراجات کیلئے کاٹ لئے جائیں گے۔ ملازمت کی گارنٹی نہیں دی جاسکتی لیکن جو امیدوار کامیابی کیساتھ امتحان پاس کرینگے انہیں ۳۰-۲ ½-۵۰-۲-۶۰ کے گریڈ میں یا دقتاً فوقتاً ملازمت کے قواعد کے مطابق انکی جو تنخواہ مقرر ہوتی رہیگی انہیں ملازم رکھا جائیگا۔ اور ان کی مستقل ملازمت کا سوال موجودہ امر جنسی کے بعد زیر غور آئیگا۔

سابق فوجی آدمی جو مطلوبہ تعلیمی اوصاف رکھتے ہوں یا جن کے پاس فرسٹ کلاس (برٹش آرمی) سرٹیفکیٹ ہو۔ اور جنکی عمر چالیس سال سے متجاوز نہ ہو۔ وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں۔

جنرل منیجر لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۲۵ مارچ - محاذ روس کی اطلاع ہے کہ اب ہر جگہ لڑائی شدت اختیار کر گئی ہے۔ جرمنوں کو کچلنے کے لئے رُوسیوں نے ہر جگہ زور کے حملے شروع کر دیئے ہیں۔

لزبن - ۲۵ مارچ - وشی گورنمنٹ نے گذشتہ ۱۸ ماہ میں جرمن فوج کیلئے ۴ کھرب ۵۰ ارب فرانک خرچ کئے۔ جو ۲ ارب ۶۰ کروڑ پونڈ کے برابر ہیں۔ گویا ۵۰ لاکھ پونڈ یومیہ وشی گورنمنٹ جرمن کے لئے خرچ کرتی ہے۔

لاہور - ۲۵ مارچ - "جنگ" کے نام سے ایک ہفتہ وار اخبار پنجاب گورنمنٹ شائع کرنے والی ہے۔ جو دیہات میں مفت تقسیم کیا جائے گا۔ بعض اخباروں کو جو سرکاری امداد ملتی تھی۔ وہ بند کر دیجائیگی۔

لاہور - ۲۵ مارچ - یوم چین کا چندہ پنجاب میں ایک لاکھ ۳۰ ہزار روپے جمع ہوا۔

لاہور - ۲۵ مارچ - پولیس نے لارنس باغ میں چھاپہ مار کر ۵۰ کے قریب ایسے لوگوں کو گرفتار کیا۔ جو عورتوں سے فحش مذاق اور چھیڑ خانی کرتے پھرتے تھے۔

ماسکو - ۲۵ مارچ - رومانیہ اور ہنگری کی سرحد پر بنکی سودا کے مشرق میں دونوں ملکوں کی فوجوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں اطراف کو جانی نقصان پہنچا۔

نئی دہلی - ۲۵ مارچ - کل مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیا گیا۔ کہ آل انڈیا ریڈیو میں آٹھ اسٹیشن ڈائرکٹروں میں سے دو۔ سات اسسٹنٹ ڈائریکٹروں میں سے ایک۔ دس اسٹیشن انجینئروں میں سے ایک ۱۴۴ اسسٹنٹ انجینئروں میں سے چھ اور ۹۲ ٹیکنیکل اسسٹنٹوں میں سے دو مسلمان ہیں۔ انسالیشن اور ریسرچ انجینئروں میں کوئی مسلمان نہیں۔ ہوم ممبر نے یقین دلایا۔ کہ حکومت اس محکمہ میں مسلمانوں کا تناسب پُورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

جموں - ۲۵ مارچ - کشمیر اسمبلی کے اجلاس میں قانون خلع منتخب کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ منظور کر لیا گیا۔ اس بل کے رُو سے کسی مسلمان مرتد ہونے والی عورت کا نکاح اس وقت تک فسخ نہ ہوگا۔ جب تک وہ یہ ثابت نہ کرے کہ اس نے اسلام اس لئے ترک نہیں کیا۔ کہ وہ طلاق حاصل کرنا چاہتی ہے۔ خاوند کے نامرد یا مفقود الخبر ہونے یا نان و نفقہ نہ دینے کی حالت میں عورت طلاق حاصل کر سکے گی۔

دہلی - ۲۴ مارچ - کونگو کے جنوب میں سات میل کے فاصلہ پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ جاپانی ان حملوں میں سیامی اور برمی غدار فوجیوں سے کام لے رہے ہیں۔

کولمبو - ۲۴ مارچ - پرنس اسمٰعیل ولی عہد جوہور اپنے ریذیڈنٹ کی معیت میں ملایا سے سیلون پہنچے اور ہندوستان کے کسی شہر کو روانہ ہو گئے۔

لنڈن - ۲۵ مارچ - ماسکو کی خبر ہے کہ ہٹلر نے ۴ لاکھ سپاہی جو ریزرو رکھے ہوئے تھے۔ ابھی سے جنگ میں جھونک دیئے ہیں۔

دہلی - ۲۵ مارچ - جزائر انڈمان (کالا پانی) پر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے اس سے قبل برطانی فوج اور آبادی کا بیشتر حصہ جزائر سے نکال لیا گیا تھا۔ ان میں قیدی بھی ہیں۔

دہلی - ۲۵ مارچ - آج سر کرپس نے مولانا ابو الکلام آزاد سے قریباً ۸۰ منٹ گفتگو کی۔ مسٹر آصف علی بطور ترجمان کام کرتے رہے۔ ان کے بعد مسٹر جناح نے سوا گھنٹہ گفتگو کی۔

لاہور - ۲۵ مارچ - معلوم ہوا ہے مولوی مظہر علی احراری کو بھی سر کرپس سے ملاقات کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

دہلی - ۲۵ مارچ - اسمبلی نے یہ بل پاس کیا ہے کہ دوکانوں کے ملازموں کو ہفتہ میں ایک دن با تنخواہ چھٹی دیجائے اجرت پر کام کرنے والوں کو بھی اجرت کے ساتھ ایک دن چھٹی دینی پڑے گی۔

نئی دہلی - ۲۶ مارچ - آج صبح ایک پریس کانفرنس میں سر سٹیفورڈ کرپس نے اعلان کیا۔ کہ مولانا آزاد۔ اور مسٹر جناح کی ملاقات نے میرے حوصلے بڑھا دیئے ہیں۔ آپ نے مزید اعلان کیا۔ کہ ہفتہ کو مکمل تجاویز شائع کر دی جائیں گی۔ گاندھی جی کو سر سٹیفورڈ کرپس نے بذریعہ تار دہلی آنے کے لئے لکھا۔ جس کے جواب میں گاندھی جی نے تار دیا۔ کہ چونکہ میں اصولی طور پر جنگ کے خلاف ہوں۔ شائد میری ملاقات فائدہ مند نہ ہو۔ مگر سر کرپس نے پھر تار دیا۔ کہ آپ ضرور دہلی پہنچیں۔ چنانچہ گاندھی جی سر کرپس سے ملنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

لنڈن - ۲۶ مارچ - مسٹر چرچل نے کنزرویٹیو و دیگر یونینسٹ ایسوسی ایشنوں کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہانگ کانگ۔ ملایا اور سنگاپور کی شکستوں کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ اب برما میں زبردست دشمن سے مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ اور بحر اوقیانوس میں حالات پھر نازک ہو رہے ہیں۔ ابھی اور آزمائشیں آئیں گی۔ ان کے مقابلہ کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔

نئی دہلی - ۲۶ مارچ - برما کی جنگ کے متعلق اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دشمن کی ایک بڑی فوج تاراوتی کے محاذ پر کیانجن کے شمال میں بڑھ رہی ہے اسی قسم کی ایک فوج مہلر تاراوتی کے علاقہ میں بھی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی برما میں الگ الگ مقامات پر پیراشوٹ اُتار رہے ہیں۔ جس کا مقصد غالباً یہ ہے۔ کہ مقامی غداروں کو منظم کیا جائے۔

نئی دہلی - ۲۶ مارچ - اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۳۱ مارچ کو آدھی رات کے بعد تار اور ٹیلیفون کے نرخ بڑھا دیئے جائیں گے۔ یعنی اندرون ملک کے ہر تار پر تین آنے۔ اور غیر ملکی تاروں پر چھ آنے زیادہ چارج کئے جائیں گے۔ اسی طرح یکم اپریل سے ٹیلیفون کا چندہ بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ ٹرنک کالوں کی شرح بھی دس سے بیس فی صدی بڑھا دیجائیگی۔

چنگنگ - ۲۶ مارچ - چین کے ایک جنگی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ وسطی برما میں۔ ٹونگو کے محاذ پر چینی فوجیں جاپانیوں کے زبردست حملوں کے باوجود اپنے مورچوں پر بہادری سے ڈٹی ہوئی ہیں۔ جاپانیوں نے اپنے حملوں میں ٹینکوں اور توپ خانہ کو بھی استعمال کیا۔ بہت سے جاپانیوں نے شہری لباس کے ساتھ تاریکی کے پردہ میں گھسنے کی کوشش کی مگر چینیوں نے ان کو گھیر کر ختم کر دیا۔ جو جاپانی فوجیں ایسٹرن ریلوے کے ساتھ ساتھ پیگو کے شمال کی طرف بڑھ گئی تھیں۔ ان کا دریائے پیہو کے نواح میں چینی فوجوں سے تصادم ہُوا۔ جاپانیوں کا اس میں بھاری نقصان ہُوا۔

اوٹاوہ - ۲۶ مارچ - کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کنگ نے اعلان کیا ہے کہ آسٹریلیا کو کینیڈا سے فوج نہیں بھیجی جائے گی۔

کلکتہ - ۲۶ مارچ - بنگال گورنمنٹ نے پھر مشورہ دیا ہے کہ جو لوگ سامان جنگ کی تیاری۔ سول ڈیفنس کے کام یا کسی دوسرے جنگی کام میں مصروف نہیں وہ بہت جلد کلکتہ سے چلے جائیں۔

قاہرہ - ۲۶ مارچ - مصری پارلیمنٹ کے عام انتخابات کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ وفد پارٹی کو پارلیمنٹ میں قطعی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ پارلیمنٹ کی کل نشستیں ۲۶۴ ہیں جن میں سے ۲۱۶ کیلئے وفد پارٹی کے امیدوار کامیاب ہوئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی